

763- مرنے کے بعد میت کو کیا چیز فائدہ دیتی ہے، اور کیا وہ زندہ کی بات سنتا ہے؟

سوال

دو ہفتہ قبل میرے والد صاحب فوت ہوئے ہیں، میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ جب میں اور خاندان کے باقی افراد والد کی قبر پر جائیں تو کیا وہ ہماری بات سننے کی طاقت رکھتے ہیں، اور نہیں رکھتے تو کیا کوئی طریقہ ایسا ہے کہ وہ ہماری بات سن سکیں؟
آپ سے گزارش ہے کہ جواب جلد دیں، میں یہ اس لیے جانا چاہتی ہوں کہ اس کا جواب میرے غم و حزن میں مددگار ہوگی

پسندیدہ جواب

اصل تو یہی ہے کہ مردے زندہ لوگوں کی بات چیت نہیں سنتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور آپ قبروں والوں کو نہیں سنا سکتے﴾۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یقیناً آپ مردوں کو نہیں سنا تے﴾۔

اور معرکہ بدر کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے قتل ہونے والوں کو گڑھے میں پڑے ہوئے مخاطب کیا تو یہ ایک خاص حالت تھی جیسا کہ علماء کرام نے بیان کیا ہے، (اس کے لیے آپ "الآیات البینات فی عدم سماع الاموات" کا مطالعہ کریں)۔

لگتا ہے کہ آپ کے اندر کی یہ خواہش کہ اپنے والد کو کچھ سنائیں اپنے والد سے صلہ رحمی اور تعلق قائم رکھنے کی کوشش اور اس کی جدائی کی بنا پر پیدا ہونے والے غم اور تکلیف کو کم کرنے کی کوشش ہے جو آپ محسوس کرتی ہیں، سوال کرنے والی بہن آپ کو علم ہونا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ نے بیان کر دیا ہے کہ میت کو زندہ افراد سے کیا کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے، اور ان کی جانب سے اسے قبر میں کیا کچھ پہنچ سکتا ہے۔

اسی کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین قسم کے اعمال باقی رہتے ہیں: صدقہ جاریہ، یا پھر نفع مند علم، یا نیک اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1631)۔

آپ کے والد کو موت کے بعد اب جو چیز فائدہ دے سکتی ہے اور جس سے آپ کی تکلیف اور الم میں کمی اور آپ کو تسلی ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس کی بخشش اور رحمت، اور جنت میں داخل ہونے اور آگ سے نجات کی اچھی اچھی اور زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں۔

میت کے بیٹے اور بیٹیوں کی طرف سے میت کی مغفرت و بخشش کی دعائیں بہت ہی عظیم امتیازی حیثیت حاصل ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جنت میں بندے کے درجات بلند کیے جاتے ہیں تو وہ کتنا ہے یہ کیسے، تو اسے جواب دیا جاتا ہے تیری اولاد کی استغفار کی بنا پر"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3660) صحیح الجامع (1617).

اور اسی طرح میت کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنے سے بھی اسے اجر و ثواب حاصل ہے، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

"میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہے میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات چیت کرتی تو صدقہ ضرور کرتی، تو کیا اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو اسے اجر و ثواب حاصل ہوگا؟"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں"

صحیح بخاری مع الفتح الباری حدیث نمبر (1388).

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فوت ہوئیں تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس نہ تھے، تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہوئی تو میں ان کے پاس نہیں تھا، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا یہ اسے کچھ فائدہ دے گا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ میرا مخزاف کھجوروں کا باغ اس کی جانب سے صدقہ ہے"

صحیح بخاری دیکھیں: فتح الباری حدیث نمبر (2756).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال پھوڑا ہے لیکن کوئی وصیت نہیں کی، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بنے گا؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں"

اسے نسائی نے روایت کیا ہے.

سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میری والدہ فوت ہو گئی ہے تو کیا میں اس کی جانب سے صدقہ کر سکتا ہوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں.

میں نے سوال کیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پانی کا کنواں کھدوانا"

اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

اور اسی طرح میت کو پہنچنے والی اشیاء میں حج اور عمرہ بھی شامل ہے کہ میت کی جانب سے حج یا عمرہ کیا جائے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی جانب سے حج یا عمرہ کرنے والے شخص نے اپنی جانب سے حج اور عمرہ کی ادائیگی کر لی ہو۔

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی:

میری والدہ فوت ہو چکی ہے اور میں نے اس کی جانب سے لونڈی آزاد کی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تیرا اجر واجب ہو گیا اور اس نے تجھ پر میراث لوٹا دی"

تو وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس کے ذمہ مہینہ کے روزے ہوں تو کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کی جانب سے روزے رکھو"

وہ عورت کہنے لگی: اس نے کوئی حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر لوں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی جانب سے حج کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1149)۔

اور اسی طرح یہ حدیث اس کی جانب سے روزوں کی قضاء کرنے کی مشروعیت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

اور میت کو نفع دینے والی اشیاء میں میت کی مانی ہوئی نذر پوری کرنا بھی ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئی تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کی جانب سے حج کرو، اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تیری والدہ کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟

تو اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

تو پھر اللہ تعالیٰ کی ادائیگی کا زیادہ حق ہے"

صحیح بخاری دیکھیں فتح الباری حدیث نمبر (7315)۔

اور اسی طرح میت کو نفع دینے والی اشیاء میں اس کے کسی قریبی رشتہ دار کا قربانی کرتے وقت میت کو اس میں شریک کرنا بھی شامل ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قربانی کرتے وقت کہا کرتے تھے :

"بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد"

اللہ کے نام سے اے اللہ محمد اور آل محمد سے قبول فرما"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1967).

آل محمد میں زندہ اور فوت شدگان سب شامل ہوتے ہیں.

رہا عورتوں کے قبرستان جا کر قبروں کی زیارت کرنے کا مسئلہ تو اس کی تفصیل سوال نمبر (251) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کر لیں.

سوال کرنے والی بہن: آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ کا اپنے والد کے لیے اخلاص کے ساتھ دعاء میں مشغول رہنا اس کے لیے بہت فائدہ مند ہوگا اور اس سوچ اور فکر سے بہتر ہے آپ اسے اپنی آواز کیسے سنا سکتی ہیں، اس لیے آپ اس چیز کی حرص رکھیں جو اسے فائدہ اور نفع دے، اور آپ خود بھی اور اپنے اہل و عیال اور گھر والوں کو بھی حرام بدعات اور خرافات مثلاً چالیسواں، اور برسی، اور فاتحہ خوانی کی مجالس اور قبروں پر مجلس قائم کرنے وغیرہ دوسری بدعات جس پر آج جاہل قسم کے لوگ ایک دوسرے کی تقلید کرتے ہوئے دیکھا دیکھی کرتے ہیں اجتناب کریں.

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے والد کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، اور اس کے اور باقی سب مسلمانوں فوت شدگان کے گناہ معاف کرے، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے.

واللہ اعلم.